



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب عورت اپنے خاوند سے بلاعذر طلاق کے ذریعے جدائی کا مطالبہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

:ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[1] "أَيُّهَا امْرَأَةٌ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِي غَيْرِ بَابٍ فَخَرَامٌ عَلَيْهَا زَانِحَةُ الْجَنَّةِ" [1]

"جو نسوی عورت بغیر کسی وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔"

اس لیے کہ اللہ کے نزدیک حلال چیزوں میں سے سب سے مبغوض طلاق ہے، اسے صرف ضرورت کے وقت ہی استعمال میں لانے کی اجازت ہے، بلا ضرورت مکروہ ہے کیونکہ اس پر جتنے نقصانات مرتب ہوتے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ رہی وہ ضرورت جو عورت کو طلاق کا مطالبہ کرنے پر مجبور کر دے وہ یہ ہے کہ خاوند عورت کے حقوق کی ادائیگی سے اس طرح باز رہے کہ عورت کا اس کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لِّلَّذِينَ يُؤَلُّونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءَ فَإِنَّ اللَّهَ عُثُورٌ رَّحِيمٌ ۚ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۚ ۲۲۷ ... سورة البقرة

جو لوگ اپنی بیویوں سے (تعلق نہ رکھنے کی) قسمیں کھائیں، ان کے لئے چار مہینے کی مدت ہے، پھر اگر وہ لوٹ آئیں تو اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا مہربان ہے (226) اور اگر طلاق کا ہی قصد کر لیں تو اللہ تعالیٰ سننے والا، جانتے والا" (ہے) (النوران)

(- صحیح سنن ابی داود رقم الحدیث (1)2226)

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 505

محدث فتویٰ